اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، پھر اُس میں نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو قیامت کے دن وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔(1)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شُمار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللّٰہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔❀ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔❀ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔❀صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀دیکھ کر بَیان کروں گا۔❀پارہ 14،سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125:﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾(تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف(حدیث3461)میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:"بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔❀نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔❀اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔❀قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

---

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا عِشقِ رسول

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً میں نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی آرزو لئے روضہ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزل لکھی، جس کے مَطْلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانِب گُلزار تشریف لارہے ہیں۔

مقْطَع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تَخَلُّص آتا ہے) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور بے مائِگی (بے۔ما۔یہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ

تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مِصرَعِ ثانی (دوسرے مِصرَع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھ دِیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مقْطَع میں عاشِقِ ماہِ رِسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عرض کرکے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤدَّب (یعنی بااَدب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشرَّف ہوئے۔[1]

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار دل پُر جوشِ وجد

لب پہ شکرِ بخششِ ساقی پیالی ہاتھ میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِشْقِ رسول کو اپنی زندگی کا سرمایہ اور ذکرِ رسول کو گویا اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا، ساری عُمْر اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت میں نعتیں لکھ لکھ کر لوگوں کو عِشْقِ رسول میں گرماتے رہے اور اُن کے دِل میں عِشْقِ حبیب کے دِیے جلاتے رہے، نیز اپنی زبان و قلم کے ذریعے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و نامُوس کی حفاظت کرتے رہے، چونکہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاشِقِ صادِق تھے، لہٰذا دیارِ حبیب کی حاضری کا شوق سینے میں موجیں مارتا رہا اور جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضری کی سعادت ملی تو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت میں دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے اور عِشْقِ مُصْطَفٰے میں ڈُوبے ہوئے اَشعار، اُس پاک بارگاہ میں پیش کردیئے۔ رِقّت و سوز سے بھرپور اَشْعار کو دَرَجۂ قبولیّت حاصل ہوا، غیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دِیدار کا شربت پلا کر گویا، اعلیٰ حضرت کے عاشِقِ صادق ہونے پر اپنی مُہر لگادی۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک

عاشقِ صادقِ نبی بے شک

---

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۳ ملخصًا

غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا

واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور مَحَبَّت کسے کہتے ہیں:

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَحَبَّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "مَحَبَّت" کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت شدید) ہو جائے تو اُسے "عشق" کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۶)

یعنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا مَحَبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ جبکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت و عشق کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کئے جائیں۔ حضرتِ سہل بن عبدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی علامت، قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت، نبیِّ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور نبیِّ آخر الزمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت، ان کی سُنّت سے مَحَبَّت کرنا اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کرنا اور آخرت سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ قدرِ ضرورت کے علاوہ، دُنیا سے بُغض رکھنا۔ (الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ۲/۴۸، ملتقطاً)

عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سچا عاشقِ رسول وہی ہے جو دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھڑا کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں زندگی گزارتا ہے اور ضرورت

سے زیادہ دنیا کے پیچھے نہیں جاتا۔ جو لوگ عشقِ مصطفےٰ کو دُنیا کی مرغوب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں، انہیں یہ عظیم ُالشان انعامات حاصل ہوتے ہیں:

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کے دِلوں میں ایمان راسخ فرمادیتا ہے۔
2. ان کا خاتمہ بھی اچھا ہوتا ہے۔
3. اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔
4. اِنہیں ہمیشہ رہنے والی جنّتوں میں داخل فرمائے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔
5. ایسے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے کہلاتے ہیں۔
6. منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں، بلکہ امید و خیال سے بھی بڑھ کر نعمتیں پاتے ہیں۔
7. سب سے بڑی خوشخبری یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از تمہید الایمان: ۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت، بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسُولی میں 10 شوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ہجری بمطابق 14 جُون 1856 عیسوی کو ہفتہ کے دن ظہر کے وقت ہوئی۔(1) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیۂ کریمہ سے اپنا سِنِ ولادت نکالا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

تَرجَمۂ کنز الایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی رُوح سے اُن کی مدد کی۔

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ بتغیر

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسْلک کے اعتبار سے حَنَفی اور طریقت میں قادِری تھے۔ آپ کے والدِ ماجِد، استاذُ العُلَماء مولانا نَقِی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور داداجان مولانا رضا علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، آپ کی والِدہ ماجِدہ مَحَبَّت میں **"اَمَّن میاں"** فرمایا کرتی تھیں، والدماجِد اور دوسرے رشتے دار **"احمد میاں"** کے نام سے پُکارا کرتے تھے، آپ کے داداجان نے آپ کا نام **"احمد رضا"** رکھا، آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[2] جس سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشْقِ رسول کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مُصْطَفٰی" تیرے لئے اَمان ہے، تیرے لئے اَمان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے القابات

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلْقابات میں سے مشہور ترین لَقَب **"اعلیٰ حضرت"** ہے، یہ لَقَب آپ کی ذات کے ساتھ اِس طرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سُنا جاتا ہے، ذِہن فوراً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف ہی جاتا ہے۔ عُلمائے اہلِ سُنَّت، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِس کے علاوہ اور بھی بہت سے القابات سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ

شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"تذکرۂ امام احمد رضا"** میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

1... فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۷۶ ملخصًا

2... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۷۷ ملخصًا

عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر ،اِن القابات و اَلْفاظ کے ساتھ فرمایا ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین و ملّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت۔

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر
سُنّتِ مصطفیٰ کا وہ پیکر
عالمِ دِین صاحبِ تقویٰ
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ کے فتاویٰ، ملفوظات اور آپ کی نعتیہ شاعری کو پڑھ یا سُن کر ہر سمجھدار یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ عِشْقِ رسول آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَس نَس میں سمایا ہوا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عُمْر بھر، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف و تَوصِیف بیان کی، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ سَتُودہ صفات (یعنی جس میں قابلِ تعریف خوبیاں ہوں) پر اِعْتراضات کرنے والوں کو منہ توڑ جوابات دیئے اور قرآنِ پاک کے ترجمے میں بھی شانِ رسالت کا خاص خیال رکھا۔ یوں سمجھئے کہ عِشْقِ مُصْطَفٰے کی شمع لوگوں کے دل میں روشن کرنا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بُنیادی مَقْصد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَعْتیہ دیوان "**حدائقِ بخشش شریف**" کا ہر ہر شعر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشْقِ رسول کی عکّاسی کرتا نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشْقِ رسول کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آپ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کا نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کا نام، نامِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر رکھا۔[1]

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۷ ملخصًا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مُبارکہ، سنّتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی معنیٰ میں آئینہ دار تھی، آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا اور بات چیت کرنا، سب سنّت کے مُطابق ہوتا تھا، سنّتوں سے مَحبَّت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں مَدْعُو تھے، کھانا لگا دِیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنتِظار تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کو روک دِیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب ختم کردیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو بہت کم غِذا اِستِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِسْتِفْسار پر فرمایا: میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی، لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دِیا کہ ہوسکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پاکر تھو تھو کرنا شُروع کردیں، چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارکہ ہے، اِس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔[1]

مجھ کو میٹھے مُصْطَفٰے کی سُنَّتوں سے پیار ہے ‌ ‌ ‌ اِنْ شَاءَ اللّٰہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‌ ‌ ‌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشق نے کڑوی ککڑی کھانا گوارا کرلیا مگر یہ گوارا نہ کِیا کہ کوئی شخص مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب چیز ککڑی کھا کر مُنہ بگاڑے یا کسی طرح کی ناپسندیدگی کا اِظْہار کرے، یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

---

1 . . . فیضانِ سُنّت، ص۴۵۷

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُن کی سُنّت سے سچی محبّت کا مُنہ بولتا ثُبُوت تھا، کیونکہ جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت سے محبّت کرتا ہے، درحقیقت وہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی سے محبّت کرتا ہے جیسا کہ مکّی مَدَنی مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سنّت سے محبّت کی، اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی، وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِتباعِ سُنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قُرب نصیب ہوتا ہے، اِتباعِ سُنت کی برکت سے دونوں جہاں میں سرفرازی وسُرخروئی نصیب ہو گی، اِتباعِ سُنت کی برکت سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہو گا۔ اتباعِ سنت میں ڈھیروں حکمتیں، اتباعِ سنت سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، مکی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حقیقی محبّت کی وجہ سے حدیثِ پاک کا بے اِنتہا اَدب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرسِ حدیث اَدب کے ساتھ دوزانوں بیٹھ کر دِیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وُضو نہ چُھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی شَرْح و وضاحت کے دوران اگر کوئی شخص بات کاٹنے کی کوشش کرتا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت ناراض ہو جاتے، یہاں تک کہ چہرۂ مُبارک غُصّے کی وجہ سے سُرْخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت پاؤں، زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن و حدیث کے اَدب و اِحْترام کا خاص خیال رکھا کریں نیز قرآن و حدیث اور سُنّتوں بھرے بیانات سُنتے ہوئے بھی بھرپُور توجّہ اور تمام تَر آداب کا خیال رکھتے ہوئے بے اَدبی اور غفلت و

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۶ ملخصًا

لاپروائی سے بچا کریں۔ یاد رکھئے کہ اَدَب انسان کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور بے اَدَبی اُسے ناکامی اور مَحْرومی کے دلدل میں دھنسا دیتی ہے۔ افسوس! آج کل تو ہر طرف بے اَدَبی کا دَور دَورہ ہے بالخُصُوص مُبارک اَسماء اور مُقدّس اَوْراق کا اَدَب واِحترام تو اب تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، بسااوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَسْمائے مبارکہ اور آیاتِ قرآنیہ والے اَوْراق سرِراہ بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گندی نالیوں تک میں پڑے دکھائی دیتے ہیں، یونہی بعض لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عظمت نشان میں جان بُوجھ کر یا بے توجُّہی کے سبب ایسے ایسے الفاظ بول جاتے یا لکھ ڈالتے ہیں کہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شایانِ شان نہیں ہوتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بااَدَب بنائے اور بے اَدَبوں کی صحبت اور اُن کی تحریریں پڑھنے سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

اعلیٰ حضرت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص کرم تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا انداز اس قدر دلکش ہے کہ خُود اَدَب کو بھی ان پر ناز رہے گا، یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام مُبارک ہستیوں کا دل وجان سے اَدَب بجالاتے، مگر پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُعاملے میں تو بہت زیادہ اَدَب کا لحاظ رکھا کرتے تھے، اگر کسی کی تحریر یا گفتگو سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بے اَدَبی کا پہلو نکلتا یا کسی لفظ سے شانِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں کمی کی بُو بھی محسوس ہوتی تو فوراً تنبیہ فرماتے نیز اپنی تحریروں اور نعتیہ شاعری میں بھی اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے بچتے۔ آیئے! اِس ضمن میں دو (2) ایمان افروز واقعات سنتے ہیں چُنانچہ

اَسمائے مقدَّسہ کا اَدَب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفْحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صفْحہ 173 پر ہے کہ ایک روز سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے مولانا حَسَنَیْن رضا خان صاحب، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فتویٰ طلب کرنے والوں کی طرف سے پُوچھے گئے کچھ سوالات سُنا رہے تھے اور جوابات لکھ رہے تھے۔ ایک کارڈ پر لفظِ اللہ لکھا گیا۔ اِس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا: (1) اِسْمِ جلالت یعنی اللہ (2) محمد اور احمد اور (3) نہ کوئی آیتِ کریمہ، مثلاً اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں: حُضورِ اَقْدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام یا اِسْمِ جلالت یعنی اللہ لکھنا ہو تو اس کی جگہ مولیٰ تعالیٰ لکھتا ہوں۔[1]

خلافِ اَدَب الفاظ نہ لکھے

ایک بار حضرت مولانا سیِّد شاہ اِسماعیل حَسَن میاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک دُرودِ پاک لکھوایا، جس میں حُضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صِفَت کے طور پر لفظِ حُسَیْن اور زاہِد بھی تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُرودِ پاک تو لکھ دِیا مگر یہ دو لفظ تحریر نہ فرمائے اور فرمایا کہ لفظِ حُسَیْن میں چھوٹا ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں اور زاہد اُسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ (حالانکہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو بِاِذْنِ اللہ ہر چیز کے مالک و مُختار ہیں لہٰذا) حضورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اِن اَلفاظ کا لکھنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔[2]

مالکِ کونَین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں   دوجہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

شعر کی وضاحت: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا یہ عالَم ہے کہ

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۷۳ ملخصاً

2...امام احمد رضا اور عشقِ مصطفٰے، ص ۲۹۳ ملخصاً

دو جہاں کے مالک ہیں، رُوئے زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں آپ کے پاس ہیں، پھر بھی خالی ہاتھ رہتے ہیں، لیکن انہی خالی ہاتھوں سے سب کی جھولیاں بھرتے ہیں، حضرت ابوہُرَیرہ کو بے مثال حافظہ، حضرت ربیعہ کو جنت اور حضرت قتادہ کو آنکھ عطا فرمادی۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات میں اَدَب و تعظیم کا کیسا جذبہ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فنافِی اللہ اور فنافِی الرَّسول کے اعلیٰ مَنْصَب پر فائز تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت آپ کے دل پر نَقْش ہو چکی تھی، جیسا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک موقع پر خُود ارشاد فرمایا: اگر کوئی میرے دل کے دو (2) ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ لکھا ہوا پائے گا۔[1]

حبیبِ خُدا کا نظارہ کروں میں — دِل و جان اُن پر نِثارا کروں میں
خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد — اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں
خُدارا! اب آؤ کہ دَم ہے لَبوں پر — دَمِ واپسی تو نظارہ کروں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن بے چین دِلوں کے چین، رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اَقْدس میں ادنیٰ سی بے اَدَبی و گُستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ پیشہ وَر گُستاخوں کی گستاخانہ عبارتوں کو دیکھتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی، دُشمنانِ مُصْطَفٰے کی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں کسی کی ملامت کو خاطر میں نہ لاتے، اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنے میں مشغول رہتے نیز ساری زندگی گستاخوں کی طرف سے پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 . . . سوانحِ امام احمد رضا، ص ۹۴

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و عظمت پر کئے جانے والے حملوں کا سختی سے دِفاع کرتے رہے تاکہ وہ غُصّے میں جل بُھن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُرا بھلا کہنا اور لکھنا شُروع کر دیں۔ جیسا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا خُلاصہ ہے: اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز اپنی ذات پر کئے جانے والے حملوں اور تنقید بھرے جملوں کی طرف کوئی توجّہ نہ دوں گا، سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے مجھے یہ خدمت سِپُرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حِمایت (یعنی دِفاع) کروں نہ کہ اپنی، میں تو خُوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، بُرا کہتے اور مجھ پر بُہتان لگاتے ہیں، اِتنی دیر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (شان میں) بدگوئی اور عیب جُوئی سے غافل رہتے ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اِس میں ہے کہ میری اور میرے باپ دادا کی عزّت و آبرُو عزّتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ڈھال بنی رہے۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی شان میں اَدنیٰ سی بھی توہین کرتا پاؤ، اگرچہ وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جُدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گُستاخی کرتا دیکھو، اگرچہ وہ کیسا ہی عظیم بُزرگ کیوں نہ ہو، اسے اپنے اندر سے دودھ کی مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔[2]

وُہی دُھوم اُن کی ہے ماشاء اللہ مِٹ گئے آپ مٹانے والے
خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے
کیوں رضاؔ آج گلی سُونی ہے اُٹھ مِرے دُھوم مچانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وسوسہ

اِس حقیقت سے اِنکار کی تو گُنجائش ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واقعی ایک زبردست

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۱۵ / ملخصًا

2 . . . تعلیماتِ امام احمد رضا بریلوی، ص ۵ ملخصًا

عاشِقِ رسول تھے اور آپ کی شَخْصِیّت بے شُمار خُوبیوں کی جامع تھی، مگر آپ کی تحریروں کو پڑھنے یا سُننے کے بعد بسا اَوْقات ذہن میں یہ وَسْوَسہ گردش کرنے لگتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں فطرتی طور پر سختی کا پہلو غالب رہا، حالانکہ ایک عاشِقِ رسول اور ولیِ کامل کو تو اِنتہائی نَرْم طبیعت و مِزاج کا عادی ہونا چاہئے۔

علاجِ وسوسہ

یہ مَحْض ایک شیطانی وَسْوَسہ ہے کیونکہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیْرَت و کردار کا باریک بِینی کے ساتھ مُطالَعہ کرنے والے اِس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِنتہائی نَرم طبیعت کے مالک تھے، البتہ اللہ و رسول کی شان میں گُستاخی یا شرعی اَحْکام کی ہَٹ دھرمی سے خلاف وَرْزِی کرنے والوں کے حق میں بہت سَخْت تھے، مگر اس کے باوُجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سختی کبھی بھی بے محل اور نامُناسب نہ ہوتی بلکہ بڑی محتاط اوراِنتہائی سنجیدگی کے دائرے میں رہتی، بے شک آپ نے بدمذہبوں کی قابلِ اعتراض تحریروں پر سختی سے گِرِفْت فرمائی اور اُن کے ساتھ ذرّہ برابر بھی نرمی نہ برتی، لیکن کسی بھی مقام پر تہذِیب و شائستگی کا دامن نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ رسولِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے بُغْض و عداوت رکھنے کے سبب کُفْر و گمراہی کی تنگ و تاریک وادِیوں میں بھٹکنے والے بہت سے اَفْراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریروں کی برکت سے اپنے بُرے عقائد سے تائب ہو کر سچے پکے عاشِقِ رسول بن گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری عُمْر وہی راستہ اپنائے رکھا، جو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اِختیار فرمایا تھا کہ یہ حضراتِ قُدسِیّہ بھی عام مومنوں کے مُعاملے میں اِنتہائی شفیق و مہربان تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دُشمنوں کے لئے ان کی تلواریں ہمہ وقت نیام سے باہر ہی رہتی تھیں۔

محمد کی مَحبّت دِینِ حق کی شرطِ اوّل ہے اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریرات اور آپ کے ملفوظات کا اگر انصاف کے ساتھ جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ بد دینوں کا سختی کے ساتھ ردّ کرنے میں ہرگز ہرگز آپ کا اپنا کوئی ذاتی فائدہ نہ تھا بلکہ فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت نے آپ کو یہ انداز اختیار کرنے پر اُبھارا، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی بھی کسی سے بدلہ نہ لِیا اور یہی ایک مومن کے ایمانِ کامل کی علامت ہے۔ حدیث پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبّت کی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی بغض رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی کسی کو کچھ دِیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی دینے سے رُکا، تو یقیناً اس نے اِیمان مکمل کر لِیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سختیاں اور نرمیاں سب رِضائے الٰہی کے لئے تھیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے حق میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف خُود نرم مِزاج تھے بلکہ وقتاً فوقتاً دوسروں کو بھی نرمی اِختیار کرنے کی تاکید فرمایا کرتے چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے متعلّقِین کو نصیحت کے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نرمی کے جو فوائد ہیں، وہ سختی سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے، لِہٰذا جو لوگ عقائد کے مُعاملے میں تَذَبْذُب اور شُکوک و شُبہات کا شِکار ہوں، اُن سے نرمی کی جائے تاکہ وہ راہِ راست پر آ جائیں۔[2]

ڈال دی قلب میں عظمتِ مُصطفیٰ

حکمتِ اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان، ۴/۲۹۰، رقم: ۴۶۸۱

2...امام احمد رضا اور عِشقِ مصطفےٰ، ص۲۷۸ ملخصاً

ساداتِ کرام سے عقیدت کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ ایک سچّے عاشق کے نزدیک محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بھی قابلِ عقیدت و مَحبّت اور لائقِ اِحترام و عزّت ہوتی ہے، لہٰذا اعلیٰ حضرت بھی پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے منسوب ہر چیز سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ سیّد زادوں سے خاص عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ

ملِکُ الْعُلَماء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساداتِ کرام، جُزءِ رسول (یعنی نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مُنوّر کا ٹکڑا) ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ تعظیم وتوقیر کے حق دار ہیں اور اِس پر پُورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پایا۔ اس لئے کہ کسی سیّد صاحِب کو وہ اُس کی ذاتی جان پہچان یا قابلیت کے اعتبار سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ اِس حیثیّت سے مُلاحظہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا "جُزء" ہیں، پھر اِس عقیدت و نظریے کے بعد جو کچھ اِن (ساداتِ کرام) کی تعظیم وتَوقِیر کی جائے، سب دُرُست و بَجا ہے۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے قصیدۂ نور میں عرض کرتے ہیں۔

تیری نَسْلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا　　　تُو ہے عَینِ نور تیرا سب گھرانا نُور کا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ساداتِ کرام کی مَحبّت واُلفت سے بھرپُور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں بھی ساداتِ کرام کی مَحبّت و عظمت کا جذبہ پیدا ہو، چُنانچہ

نام لینے والے کی اِصلاح فرمائی

---

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۷۹ ملخصاً

مَلِکُ الْعُلَماء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت مولانا سیِّد قناعت علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ دونوں حضرات، مجدّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سَیِّد صاحب کا نام لے کر اِس طرح پُکارا: قناعت علی، قناعت علی! جب حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عاشِقِ صادِق، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے شہزادے کو اس طرح نام لے کر پُکارا جائے۔ فوراً مولانا نُور محمد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلوایا اور اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا سیِّد زادوں کو اِس طرح پُکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی اِس طرح پُکارتے ہوئے سُنا؟ (یعنی میں تو اُستاد ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اِختیار نہیں کیا) یہ سُن کر مولانا نُور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نِگاہیں جُھکا لیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔[1]

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّد زادے کی انوکھی تعظیم

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اوّلین رسالے **"تذکرۂ امام احمد رضا"** میں تحریر فرماتے ہیں: مدینۃُ الْمرشِد بریلی شریف کے کسی مَحَلّے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدعو (یعنی دعوت پر بُلائے گئے) تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پالکی کا اِہتمام کیا

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۸۳ ملخصاً

چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار ہوگئے اور چار (4) مزدور، پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یَکا یَک، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پالکی میں سے آواز دی: ''پالکی روک دیجئے'' پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً باہَر تشریف لائے اور بَھرّائی ہوئی آواز میں مزدُوروں سے فرمایا: سچ سچ بتایئے آپ میں سیِّدزادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذَوقِ ایمان، سرورِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشبو محسوس کررہا ہے، ایک مزدُور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حُضور! میں سیِّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالَمِ اسلام کے پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدِّد نے اپنا عِمامہ شریف اُس سیِّدزادے کے قدموں میں رکھ دِیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتِجا کر رہے ہیں: مُعزّز شہزادے! میری گُستاخی مُعاف کردیجئے، بے خَیالی میں مُجھ سے بُھول ہوگئی، ہائے غَضَب ہوگیا! جن کی نَعْلِ پاک میرے سَر کا تاجِ عزّت ہے، اُن کے کاندھے (کندھے) پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قِیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پُوچھ لِیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دَوشِ نازنیں (یعنی نازُک کندھا) اِس لئے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وَقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عِشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہوگی۔ کئی بار زَبان سے مُعاف کردینے کا اِقْرار کروالینے کے بعد امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آخری اِلْتِجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشُعُوری میں ہونے والی خَطا کا کَفّارہ جبھی اَدا ہوگا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو کاندھا (کندھا) دُوں گا۔ اس اِلتِجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہوگئیں۔ ہزار اِنْکار کے بعد آخرِ کار **مزدُور شہزادے** کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ مَنْظَر کس قَدَر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القدر امام مزدُوروں میں شامِل ہو کر اپنی خُداداد علمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز، خُوشنُودیِ محبوب

کی خاطر ایک گُمنام **مزدور شہزادے** کے قدموں پر نِثار کر رہا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سچّے عِشْقِ رسول کے صدقے ایک مخصوص خُوشبو کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ پالکی اُٹھانے والے مزدُوروں میں کوئی سَیِّد زادے بھی ہیں اور پھر وہاں موجود بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے عشق کا یہ نِرالا انداز دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا مقام اِتنا بلند ہے کہ عَرَب و عَجَم کے نامی گرامی علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اُن سے شرفِ بیعت حاصل کریں، آپ کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فَخر سمجھیں، آپ سے حدیث روایت کرنے کی اجازت طَلَب کریں، آپ کے مجدِّدِ وقت، ولیِ کامل اور عاشِقِ رسول ہونے کی گواہی دیں، جنہیں کم و بیش پچاس (50) علوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل ہے، جنہوں نے لُغْوی، مَعْنَوی، اَدَبی اور علمی کمالات پر مُشْتَمِل ذاتِ خُدا، عظمتِ مُصْطَفٰے اور مُقَدَّس ہستیوں کے اَدَب و اِحْتِرام کا پاسبان ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** کِیا، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُحیط اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ جن کے علمی مقام و مرتبے کا ثُبُوت ہے، جن کی وُسعتِ علمی اور فَصَاحت و بلاغت کے ہر طرف چرچے ہو رہے ہیں، جنہوں نے حرمین شریفین میں دو (2) دن کے مختصر عرصے اور وہ بھی بیماری کی حالت میں **"اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃُ"** جیسا تحقیقی رسالہ عربی میں لکھ کر، محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے علمِ غیب کے ثُبُوت پر دلائل کے اَنْبار لگائے اور دُشمنانِ رسول کے دانت کھٹّے کئے نیز عُلمائے حَرَمَیْن سے دادِ تحسین حاصل کی، آج وہی امامِ عشق و مَحَبَّت عاجزی و اِنکساری کی تصویر بنے، سرِعام ایک سیِّد زادے کے حُضور گِڑ گِڑا کر مُعافی مانگ رہے ہیں اور خُود پالکی میں بیٹھنے کے بجائے

---

1 . . . انوارِ رضا، ص۴۱۵ ملخصًا

سَیِّد زادے کو پالکی میں بٹھا کر پالکی کا بوجھ اپنے کندھے پر اُٹھارہے ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طرزِ عمل سے یہ مدنی پُھول بھی سیکھنے کو مِلا کہ ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر مُخاطب کرنا خلافِ اَدَب ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر پُکارنے کو بے اَدَبی شُمار فرماتے تھے حتی کہ آپ کے مُتَعَلِّقِیْن میں سے اگر کوئی اِس قسم کی بے احتیاطی کر بیٹھتا تو ناراضی کا اِظہار فرماتے اور آئندہ ساداتِ کرام کے اَدَب واِحْتِرام کی تعلیم ارشاد فرماتے۔

غور کیجئے کہ جسے ساداتِ کرام کی عقیدت و مَحَبَّت اور اُن کے اِحْتِرام کا اِس قدر لحاظ ہو، اُسے سَیِّدوں کے سردار، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر والہانہ عشق ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسااَوقات اَشْعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اَشْعار کے ذریعے اپنے دِلی جذبات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے عشق کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ اِختیار فرمایا چُنانچہ عشق و مستی میں ڈُوب کر لکھے گئے کلاموں پر مشتمل نعتیہ مجموعہ بنام "**حدائقِ بخشش**" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نوکِ قلم سے تحریر کِیا گیا ایک ایک شعر، شریعت کے عین مُطابق ہے۔ یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِس مجموعے کے تقریباً ہر ہر کلام کو زبردست شُہرت حاصِل رہی، مگر بِالخُصُوص سلامِ رضا (یعنی مُصْطَفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شَمْعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام) کو اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نے جو عُروج و مرتبہ بخشا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "**حدائقِ بخشش**" اور "**سلامِ رضا**" کی خُوبیوں پر مختلف اِعْتِبار سے کُتُب ورسائل تصنیف کئے جانے کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ بچّے بُوڑھے جوان اور مرد و عورت سبھی مَحافِل وغیرہ میں اس سلام کو عِشقِ رسول میں

بے ساختہ جُھوم جُھوم کر پڑھتے ہیں اور اُن پر ایک عجیب رِقّت طاری ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سلام میں آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اَعضائے مُبارکہ کی شان و شوکت بھی بہت عُمدہ انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جیسے دھوپ اور چاندنی میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہیں تھا، آپ کے تاجِ نُبُوّت کی یہ شان تھی کہ بڑے بڑے سردار بھی بارگاہِ رسالت میں سر جھکاتے، آپ کے گوشِ مبارک ایسے کہ مِیلوں دُور کی آواز بھی سن لیا کرتے، چشمانِ مبارک حَیا سے جھکی رہتیں، مُبارک زبان ایسی کہ جو کہہ دیا، ہو کر رہا۔ آپ کی حکومت دونوں جہانوں میں نافذ ہے، آپ کی بارگاہ میں کوئی غمزدہ یا پریشان حال حاضر ہوتا تو چہرہ انور کی مسکراہٹ کو دیکھ کر سب غم بھول جاتا، آپ کے مبارک گلے سے دودھ اور شہد جیسی میٹھی خوبصورت آواز نکلتی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی و قناعت کا یہ عالم تھا کہ مالکِ کائنات ہونے کے باوجود انتہائی سادہ غذا تناول فرماتے۔ آیئے! اس ضمن میں سلامِ رضا کے چند اَشعار سُنئے اور عشق و محبت میں جُھومئے:

قدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت ظِلِّ ممدُودِ رافَت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سَروَراں خَم رہیں اُس سرِ تاجِ رِفعَت پہ لاکھوں سلام

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی اُن بھَووں کی لَطافَت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شَرم و حَیا پر دُرود اُونچی بِینی کی رِفعَت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں اُس کی نافِذ حُکومت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں اُس تبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شِیْر و شَکَر کی رواں   اُس گلے کی نَضارت پہ لاکھوں سلام

حَجَرِ اَسْوَدِ کعبۂ جان و دل   یعنی مُہرِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا   اس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نعتیہ اَشعار تحریر کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، نہ ہی ہر کسی کو اس کی اجازت ہے، نعتیہ شاعری کے لئے فَنِّ شاعری کے اُصولوں کے ساتھ ساتھ علمِ دین کی دولت اور عُلمائے حق کی صحبت وغیرہ کئی چیزیں ضروری ہیں، بہت سے ایسے شاعر جن کا دنیوی شاعری میں کوئی ثانی نہیں، مگر جب انہوں نے نعتیہ شاعری کے میدان میں قسمت آزمائی تو علمِ دین اور علمائے دِین کی صحبت سے مَحْروم ہونے کی وجہ سے ایسی ایسی ٹھوکریں کھائیں کہ الامان والحفیظ۔ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ عام لوگ نعت شریف لکھنے کا خیال اپنے دل سے نکال دیں، کیونکہ یہ آسان کام نہیں۔

قربان جایئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے کمالِ احتیاط پر کہ نعت لکھنے کے کامل اَہل ہونے اور فنِّ شاعری کے اُصولوں میں مہارت حاصل ہونے کے باوُجود نعت شریف لکھنے کو ایک مُشکل کام کہا کرتے تھے چُنانچہ خُود ہی فرماتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مُشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ (1)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه اپنی کتاب "کُفریہ کلِمات کے بارے میں سوال جواب" کے صفحہ 232 پر نعتیہ شاعری کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: کہ یہ سُنّتِ صَحابہ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان ہے یعنی بعض صحابہ مَثَلاً حسّان بن ثابِت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اور حضرت سیّدُنا زید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَغَیْرُھُما سے نعتیہ اَشعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذِہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا نہایت مُشکِل فَن ہے، اِس

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۲۷

کے لئے ماہِرِ فَن، عالِمِ دین ہونا چاہئے، ورنہ عالِم نہ ہونے کی صورت میں رَدِیف، قافِیہ اور بَحر (یعنی شعر کے وَزن) وغیرہ کو نِبھانے کیلئے خلافِ شانِ اَلفاظ ترتیب پا جانے کا خَدشہ رہتا ہے۔ عوامُ النّاس (عام لوگوں) کو شاعِری کا شوق چَرانا مناسِب نہیں کہ نَثر کے مُقابلے میں نَظم میں کُفرِیّات کے صُدُور (یعنی وُقوع) کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر شرعی اَغلاط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو فُضولیات سے بچنے کا ذِہن بہت کم لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں! آج کل جس طرح عام گفتگو میں فُضول اَلفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے، اِسی طرح بیان اور نعتیہ کلام میں بھی ہوتا ہے۔[1] لہٰذا اَدَب کا تقاضا تو یِہی ہے کہ فَنِّ نعت سے ناواقِف اَفراد خُود سے نعتیں لکھنے کا شوق ہرگز نہ پالیں کہ اِسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب تک زندہ رہے، عِشْقِ رسول کے طُفیل بارگاہِ مُصْطَفٰے سے حاصل ہونے والے اَنوار وتَجَلِّیات سے خُود بھی فیضیاب ہوتے رہے اور مخلوقِ خُدا کو بھی فیضیاب کرتے رہے نیز رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِنایتوں کا سلسلہ صرف آپ کی حیات تک ہی مَحْدُود نہ رہا بلکہ بعدِ وِصال بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر لُطف و رِضوان کی بارشیں ہوتی رہیں۔ چُنانچہ

دربارِ رسالت میں انتظار

پچّیس (25) صَفَرُ المُظَفَّر کو بَیْتُ المقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت میں پایا۔ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے عِظام، دربار میں حاضِر تھے، لیکن مجلس میں خاموشی طاری تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے۔ شامی بُزُرگ

1 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۲

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، حُضور! میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں، کس کا اِنتظار ہے ؟ سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"ہمیں اَحمد رضا کا اِنتظار ہے۔"** شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی، حُضُور! اَحمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں **"بریلی"** کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مولانا احمد رضا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اُس عاشِقِ رسول کا اُسی روز (یعنی 25 صفرُ المظفَّر ۱۳۴۰ھ کو) وِصال ہو چُکا تھا، جس روز اُنہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ **"ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔"**

یا الٰہی جب رَضا خوابِ گِراں سے سر اُٹھائے — دولتِ بیدارِ عِشقِ مُصطفٰے کا ساتھ ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عشق و مَحبَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحبَّت دل میں پیدا کرنے، آپ کے عِشقِ رسول میں سے حِصّہ پانے اور اِرشادات سے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ یہ کتاب شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضُور مُفتیِ اَعْظَم ہِند مولانا مُصْطَفٰی رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تالیف کی ہوئی وہ کتاب ہے، جس میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت کے عِلم و حِکمت اور عِشقِ رسول سے بھرپُور اِرشادات کو جمع فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں شریعت کے اَحکام، طریقت کے آداب، نبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے فضائل و مناقِب، سَلاطینِ اِسلام کے تذکرے، عُلُوم و فُنُون سے لگاؤ رکھنے

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۵-۳۶

والوں کے ذہن میں پیدا ہونے والی اُلجھنوں کے جوابات، حَرام و حلال کے ضروری مسائل، بُزرگوں کی ایمان اَفروز حکایات اور اِس کے علاوہ بہت سی مُفیدِ معلومات کا خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمایئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدائقِ بخشش کا تعارف!

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بے مثال نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" ہے۔ ولی کامل اور امامِ عشق و محبت کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا ترجمان اور ناموسِ مصطفٰے، صحابہ واہلِ بیت اور اولیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کامل عبور حاصل تھا، اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اس نعتیہ دیوان میں فصاحت وبلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر و ادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و متعلقین کو

بھی حدائق بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں۔ الغرض حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ جس کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مصطفٰے کی شمع فروزاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے حدائق بخشش خرید کر پڑھیئے، آپ کے عشقِ رسول میں اضافہ ہو گا۔ ان شاءاللہ عزوجل

مکتبۃُ المدینہ کا قیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِشقِ رسول کی شمع اپنے دل میں جلانے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک مکتبۃُ المدینہ بھی ہے۔ دورِ حاضر میں پیغامات کی تَرسِیْل اور کتب و رسائل کی اِشاعت کے لئے جدید ذرائع اور وسائل کا اِستِعْمال بڑی تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ان جدید ذرائع کو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے یا دِیگر جائز مقاصد کے لئے ہی استعمال کِیا جاتا، مگر افسوس کہ بعض باطِل قوّتوں نے اِن ذرائعِ اِبلاغ کو اپنے مَفادات کی تکمیل کا ہتھیار بنالِیا، جس کی مدد سے وہ شب و روز اپنے گُمراہ کُن عَقائد کی تَروِیج و اِشاعت کر کے بَھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے میں مَصروف ہیں۔ اَلْغَرَض ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہیاں مَچارہا تھا تو دوسری طرف بدعقیدگی کے خَوفناک طُوفان کی ہَولناکیاں بربادی کے بھیانک مَناظر پیش کررہی تھیں، لِہٰذا شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن حالات میں بھی بدعقیدگی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی اَنتھک کوششیں فرمائیں بالآخر آپ کی مُخلِصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا شاندار آغاز ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شُعْبے

سے، اوّلاً صِرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت سے ایسی تَرَقّی نصیب ہوئی کہ آڈیو کیسٹوں سے اپنے کام کا آغاز کرنے والے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے تحت آج بابُ المدینہ (کراچی) میں باقاعدہ پریس (Press) اور وی سی ڈیز (VCDs) مکتب قائم ہیں، جو اس شُعبے سے مُتَعلِّق ہر قسم کی جدید سہولیات وضَروریات سے آراستہ ہیں۔ اس مُخْتَصَر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنَّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکرات کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں، وہیں اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اَہلسُنَّت کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی کتابیں بھی شائع ہو کر کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کو زِندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بشمول مکتبۃُ المدینہ کو دن گیارھویں رات بارھویں تَرَقّی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ——— اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ——— صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سینہ، عِشْقِ مُصطفٰے کا گنجینہ تھا، آپ کے ملفوظات، فتاویٰ جات اور نعتیہ اَشعار سے عِشْقِ مصطفٰے کی کرنیں پھوٹتیں۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بہت زِیادہ فَضْل و کرم تھا، حتّٰی کہ دُوسری بار سَفرِ مدینہ کے موقع پر سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حالتِ بیداری میں اپنے دِیدار کا جام بھی پِلایا۔

- اَعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدتوں کا مرکز مَدِیْنَۃُ الرَّسُوْل تھا اور آپ فَنَا فِی الرَّسُول کے اس اَعْلیٰ مرتبے پر فائز تھے کہ خُود ہی اِرْشاد فرمادِیا کہ اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) لکھا ہوا پائے گا۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ اَقْدس اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تَعلُّق و نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کا بے حد اَدَب بَجالاتے نیز ساداتِ کرام کے ساتھ تو اس قدر اَدَب و تعظیم والا سُلوک فرماتے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جاتے۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قلمی، زَبانی اور عملی ہر طریقے سے لوگوں کی شَرعی رَہنُمائی فرمائی، خُود بھی اَسْلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نَقْشِ قدم پر چلے اور لوگوں کو بھی ان کے راستے پر چلنے کی تاکید فرماتے رہے۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نامُوسِ رسالت کے سچے پاسبان تھے، عام مُسلمانوں کے لئے اِنتِہائی رَحم دِل جبکہ بد دِینوں اور گُستاخانِ رسول و دُشمنانِ صحابہ و اَوْلیا کے لئے شمشیرِ بے نِیام کی مانند تھے، ساری زِندگی بد دِینوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف رہے۔
- ترجمۂ قرآن "**کنز الایمان**" اور نعتیہ دیوان "**حدائقِ بخشش**" آپ کے وہ شاندار کارنامے ہیں کہ انہیں پڑھتے یا سُنتے وَقت سینے میں مَوْجُود دل، عِشْقِ حبیب میں جُھومنے لگتا ہے، اَلْغَرض اَعْلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عِشْقِ رسول ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اَعْلیٰ حضرت کے صَدْقے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوض وبَرَکات سے حِصّہ پانے کے لئے آپ بھی مَسلکِ اَعلیٰ حضرت کی ترجمانی کرنے والی، تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی اِنْعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا اَوڑھنا بچھونا بنا لیجئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ یاد رہے کہ! دَرس و بیان کے ذَریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی بہت فضیلت ہے، چُنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دِیا، بُرائی سے مَنْع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بُلایا، وہ قِیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔[1] حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا، دِین کا قُطبِ اعظم ہے، (یعنی ایسا اَہم رُکن ہے کہ اِس سے دِین کی تمام چیزیں وابَستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں چوک درس دینے یا سُننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...حِلْیَۃُ الْاَولیاء، ۶/۳۶، رقم: ۷۷۱۶

2 ...اِحیاءُ الْعُلوم، ۲/۳۷۷

مدنی بہار: دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے آخری عشرے کے سنّتوں بھرے اِجتماعی اعتکاف میں شریک، ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خواب میں اِمامِ اَہلسُنّت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دِیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھارہے ہیں اور آپ کے پیچھے وَجیہ چہروں والے کچھ لوگ نماز ادا کررہے ہیں، جن کے سروں پر سبز سبز عمامے اور بدن پر سنّت کے مطابق سفید لباس تھے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ سبز سبز عمامہ دعوتِ اسلامی والے سجاتے ہیں اوران کے امیر، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ہیں۔ پھر مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"تذکرۂ امام احمد رضا"** پڑھنے کا موقع ملا۔ دل تو پہلے ہی مطمئن تھا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَحَبَّت دیکھ کر میں اور بھی متأثر ہوا اورامیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھوں بیعت ہو کر عطّاری بن گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہونے کی سعادت پارہاہوں اور میں سبز سبز عمامہ سجانے اور سُنَّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرتاہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ

سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدنی پُھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں:

❀ دو رَکْعَت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفْضل ہے۔[2] ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تَعَالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چندیہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4] ❀ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفْن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وَزن باندھ کر سمندر میں ڈَبو دیجئے۔

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

3 . . . مُسندِ اِمام احمد بن حنبل، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

4 . . . اِحیاءُ العُلوم، ۳/۲۷

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ''**بہارِ شریعت**'' حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سُنّتوں کی تربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(1)

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(2)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ… الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵